Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies (MJIS)
ISSN 3007-3820 (Print) | 3007-3812 (Online)
(January-June) 2025, 3:1 (23-38)

محی الدین جرنل آف اسلامک اسٹڈیز
(جنوری–جون ۲۰۲۵)، ۳:۱

برصغیر کے مسلم عہد سے متعلق استشراقی نگارشات: تجزیاتی مطالعہ

Orientalist Writings Related to the Muslim Era in the Subcontinent: An Analytical Study

Dr. Muhammad Riaz Mahmood [a] & Dr. Muhammad Irfan Ahmad [b]

[a] Associate Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture ,Allama Iqbal Open University, Islamabad

[b] Dar ul 'Uloom Haqania Farooqia ,Thikerian Sharif ,Gujrat,Punjab

Corresponding author's email: riaz.mahmood@aiou.edu.pk

How to cite: Dr. Muhammad Riaz Mahmood & Dr.Muhammad Irfan Ahmad " *Orientalist Writings Related to the Muslim Era in the Subcontinent: An Analytical Study*," *Mohi-ud-Journal of Islamic Studies* 3, no. 1 (2025): 23-38.

ABSTRACT

This research paper aims to critically analyze the Orientalist historiography of the Muslim period in the Indian Subcontinent, focusing on the writings of prominent European scholars such as Sir William Jones, Henry M. Elliot, Stanley Lane-Poole, and Sir Jadunath Sarkar. It explores how their interpretations and methodologies shaped the understanding of Indo-Islamic history within the broader context of colonial discourse. The study investigates the underlying motives, implicit biases, and methodological limitations of these historians, highlighting how colonial perspectives often influenced their portrayal of Muslim rule. It further examines the lasting impact of Orientalist narratives on subsequent Western and South Asian historical writings and the perception of Islamic governance and culture. Through a critical and comparative approach, the paper identifies both the intellectual contributions and the distortions within Orientalist scholarship. Ultimately, it emphasizes the necessity of decolonizing historical discourse by incorporating indigenous perspectives, local sources, and balanced interpretations, thereby fostering a more nuanced, authentic, and inclusive reconstruction of South Asian history.

Keywords: Orientalism, Indo-Islamic History, Colonial Discourse, Decolonization, Muslim Rule.

Mention in the table a brief sketch of Second author's Contribution:- (Maximum two Authors allowed only)

The second author actively revised and updated the paper's structure and content, refined the conclusion, ensured methodological consistency, and conducted thorough proofreading to maintain clarity, coherence, and academic accuracy.

C

All Contents of this publication is copyrighted and property of *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies*, and restricted to commercial use. It allows Research uses only, provided that original author(s) and sources should be credited with a proper academic referencing.

1. موضوع کا تعارف

بر صغیر کی تہذیبی، ثقافتی اور تمدنی تاریخ گزشتہ پانچ ہزار سالوں پر محیط ہے۔اس خطے نے ویدک دور کی روحانی قدروں، بدھ مت اور جین مت کی اخلاقی تعلیمات، موریہ، گپتا خاندانوں کے عروج وزوال، مسلمان حکمرانوں کے طویل اور اثر انگیز ادوار کو دیکھا ہے۔ مسلم عہد میں اس خطے کی سیاسی جغرافیائی تشکیل نو ہوئی، معاشرتی ڈھانچے ، ثقافتی اقدار، فنون لطیفہ، معاشی نظام اور مذہبی فکر میں بھی بنیادی نوعیت کی تبدیلیاں رونما ہوئی۔انیسویں اور بیسویں ، یہ دو صدیاں اس ضمن میں اہم ہیں۔اس مسلم دور حکومت کی تاریخ نویسی میں مستشرقین کے علمی کام کو ایک منفرد، متنوع اور متنازعہ مقام حاصل ہے۔[1] یورپ کے مؤرخین، ماہرین لسان وادب، محققین اور دانشوروں کی ایک کثیر تعداد نے اس خطے کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر گہری نظر ڈالتے ہوئے قابل قدر علمی مواد مرتب کیا۔ سر ولیم جونز، میکس مولر، سر تھامس آرنلڈ ،ایڈورڈ براؤن، اسٹینلے لین پول اور ہنری ایلیٹ ایسے مستشرقین نے تاریخی واقعات کو محفوظ کیا، ان واقعات کی تفسیر و تشریح کی اور مختلف نقطہ ہائے نظر کی تشکیل کی۔انہوں نے مقامی مصادر کو جمع کیا، تاریخی دستاویزات کا ترجمہ کیا اور علمی تحقیق کے نئے معیارات قائم کئے۔اسی اثنا میں مستشرقین کی تحریروں اور تحقیقی منہج پر متعدد سوالات بھی اٹھائے گئے۔بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا مستشرقین غیر جانب دار ہو کر تاریخ نویسی کرتے ہیں؟ کیا ان کے اپنے استعماری مفادات اور ثقافتی تعصبات تھے؟ کیا وہ مقامی مصادر اور دستاویزات کو ان کے صحیح تناظر میں سمجھ اور پرکھ رہے تھے؟ ان سوالات کے جوابات استشراقی فکر کے مطالعہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

مستشرقین کی تاریخ نویسی کی بنیادی خصوصیت ان کا تجزیاتی اور تنقیدی اسلوب ہے۔انہوں نے بر صغیر کی تاریخ کو "ہندو دور" اور "مسلم دور" جیسے مراحل میں تقسیم کیا، جس سے ایک مصنوعی اور دوہرے بیانیے نے جنم لیا۔ مستشرقین نے مسلمان حکمرانوں کے کارناموں کو اکثر استعماری قرار دیا۔ ان کی عظمت کو کم اور ان کی کوتاہیوں کو زیادہ نمایاں کیا گیا۔ہنری، ایلیٹ اور جان ڈاؤسن کی مرتبہ کتاب "The History of India as told by its Own Historians" ایک عظیم علمی و تاریخی سرمایہ ہے ، لیکن اس کے انتخاب اور ترجمے میں کئی مقامات پر مسلمانوں کے خلاف رویہ اپنا گیا۔[2] سر تھامس آرنلڈ کی کتاب "The Preaching of Islam" میں مسلمانوں کی مذہبی برداشت اور ہم آہنگی کو سراہا گیا، اس کے باوجود کئی مقامات پر استعماری ذہنیت نظر آتی ہے۔[3]

---

1. Edward Said, *Orientalism* (New York: Pantheon Books, 1978), 3–30.
2. Elliot H. M& Dowson Profeddor John, *The History of India as Told by Its Own Historians*,(New Delhi, Kitab Gar, 1667), 1-574. https://archive.org/details/in.ernet.dli.2015.448955/page/n3/mode/2up),D:10-09-2025,Time:10:36AM.
3. T .W.Arnold,*The Preaching of Islam* (London:Constable&Company Ltd,1913),1-494.

طبقہ ہائے مستشرقین کی ایک بڑی تعداد نے مسلمان حکمرانوں کے کارناموں کو مغربی معیارات کے مطابق پرکھنے کی کوشش کی، جس سے مقامی تناظر اور تاریخی حقیقتوں کو مسخ ہونے کا خطرہ پیدا ہوا۔ مستشرقین کے اسلوب نگارش اور دیگر سرگرمیوں کا نقصان بھی ہوا۔ انہوں نے اکثر مقامی مصادر کو ثانوی درجہ دیا اور ان پر اعتماد کرنے کے بجائے اپنے تخلیق کردہ نظریات کو ترجیحی بنیادوں پر پرکھا۔ ان کے ہاں تاریخی واقعات کی تشریح میں مذہبی، ثقافتی اور لسانی تعصبات نظر آتے ہیں۔ میکس مولر کے کاموں میں ہندومت اور بدھ مت کے بارے میں گہری تحقیق کے باوجود مسلم تہذیب وتمدن کے حوالے سے جانب دار رویہ پایا جاتا ہے۔ ان تمام خامیوں کے باوجود مستشرقین کے علمی کارناموں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔[4] انہوں نے برصغیر کی تاریخ کو منظم اور مربوط صورت میں پیش کیا اور مؤرخین کے لیے راہیں ہموار کرتے ہوئے تاریخ نویسی کے نئے اسالیب بھی متعارف کرائے۔[5] عصر حاضر میں تاریخی بیانیوں پر تنقیدی نظر ڈالنے کا رجحان بڑھ رہا ہے، مستشرقین کے کام کا از سر نو جائزہ لینا انتہائی ضروری ہے۔ اس طرح برصغیر کی تاریخ کے متوازن اور جامع بیانیے کو وقت کی ضروریات کے پیش نظر دوبارہ منصۂ شہود پر لایا جاسکتا ہے۔ ذیل کی سطور میں برصغیر کے مسلم عہد پر مستشرقین کی لکھی گئی اہم کتب کا ایک تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مقالہ ہذا کو دس مربوط اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا جزو موضوع تحقیق کا تعارف، اس کی علمی اہمیت، تاریخی پس منظر اور اس مقالہ کی داخلی تقسیم، دوسرا جزو مستشرقین کے تنقیدی جائزے کا طریق، تیسرا جزو ابتدائی مستشرق مؤرخین کے تفصیلی جائزے، چوتھا جزو عہد سلاطین دہلی سے متعلق مستشرقین کی تاریخ نویسی، پانچواں جزو عہد مغلیہ سے متعلق تاریخ نویسی، چھٹا جزو برصغیر کے سماجی ارکان، ساتواں جزو برصغیر کے مذاہب اور سماج کے حوالے سے مستشرقین کی تاریخ نویسی، آٹھواں جزو مستشرقین کے کام کے تنقیدی جائزے، نوواں جزو مستشرقین کی علمی میراث اور جدید ہندوستانی تاریخ نگاری اور دسواں اور آخری جزو خلاصہ بحث پر مشتمل ہے۔

2. مستشرقین کے تنقیدی جائزے کا طریق

مستشرقین کے علمی کام کے پیچھے متعدد محرکات کارفرما ہوتے ہیں۔ ابتدائی مستشرقین کا ایک بڑا مقصد مذہبی نوعیت کا تھا۔ اسلام اور ہندومت جیسے مذاہب کو سمجھنا تاکہ عیسائی مبلغین کے لئے دلائل فراہم کیے جاسکیں اور ان مذاہب کے پیروکاروں کو عیسائیت کی طرف راغب کیا جاسکے۔ دریں اثنائی مستشرقین ایسے بھی تھے جو حقیقی

4. You, Y. (2019). The 'new Orientalism': education policy borrowing and representations of East Asia. *Compare: A Journal of Comparative and International Education*, *50*(5), 742–763. https://doi.org/10.1080/03057925.2018.1559038 https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/03057925.2018.1559038,Dat:10-09-2025,Time:10:43AM.

5. https://www.sciencedirect.com/topics/social-sciences/orientalism, Date:10-09-2025,Time:11:18AM.

علمی تجسس اور علم کی پیاس رکھتے تھے۔ ایسے مستشرقین پرانی تہذیبوں، زبانوں اور کتب تاریخ کو دریافت کرکے اصل حقائق دنیا کے سامنے لانا چاہتے تھے۔ سر ولیم جونز کا سنسکرت اور لاطینی کے درمیان رشتہ دریافت کرنا اسی علمی دلچسپی کی اہم مثال ہے۔ ایک اور محرک استعماری اور انتظامی نوعیت کا تھا، کیونکہ برطانوی راج کو ہندوستان پر مؤثر حکمرانی کے لیے مقامی قوانین، رسم ورواج، تاریخ اور انتظامی ڈھانچوں کو سمجھنا ضروری تھا۔ مستشرقین کا کام برطانوی انتظامیہ کے لیے کئی ثقافتوں، تہذیبوں اور تاریخی دریافتوں کا سامان فراہم کرتا تھا۔ جیمز مل کی کتاب "The History of British India" اس کی اہم مثال ہے۔[6]

مستشرقین نے اپنی تحقیقات میں فارسی اور سنسکرت کے قدیم مصادر کو بنیاد بنایا۔ ان میں بادشاہوں کے فرامین، درباری مؤرخین کی تالیفات، سفر نامے اور تاریخی داستانیں شامل تھیں۔ ان مصادر کو جمع کرنا، ان کا ترجمہ کرنا، تدوین کرنا اور زیور طباعت سے آراستہ کرنا مستشرقین کے تحقیقاتی طریقہ کار کا حصہ تھا، یہ جدید تاریخی تحقیق کے ابتدائی اصولوں پر مبنی تھا۔ اکثر یہ جائزہ مستشرقین کی طرف سے جانب دارانہ اور متعصبانہ بھی ہوتا تھا۔ 1978ء میں ایڈورڈ سعید نے کتاب "Orientalism" لکھی جس میں مستشرقین کے کام پر زبردست تنقید کی۔[7] اس نے کہا کہ مستشرقین کی تحقیق کبھی بھی مکمل معروضی یا غیر جانبدار نہیں رہی۔ برصغیر میں مسلم حکمرانوں کو ظالم، متعصب، بد انتظام اور غیر مستحکم طور پر پیش کرنا اسی استعماری اور تعصباتی بیانیہ کا حصہ تھا۔[8] مستشرقین کی طرف سے یہ جائزہ خاص طور پر برصغیر کے مسلم عہد (712ء تا 1857ء) پر مرکوز ہے۔

3. ابتدائی مستشرقین اور ان کی کتب

انیسویں صدی میں یورپی مستشرقین کی ایک نئی کھیپ نے برصغیر کی جانب رخ کیا۔ انہوں نے علمی تجسس اور استعماری مقاصد کے تحت ہندوستان کی قدیم تہذیبوں اور مسلم دور حکومت کا جائزہ لینے کا کام شروع کیا۔ ولیم جونز، ہنری، تھامس کولبروک اور جیمز پرنس ایسے محققین نے ایشیائی سوسائٹی آف بنگال جیسے اداروں کے تحت کام

6. James Mill ,*The History of British India(London:Printed for Baldwin* ,Cradock and Joy, Patermoster-Row,1817),Vol:1-3.

7. Edward Said,Orientalism,3-30.

8. For Details :Mill, James,The History of British India(London: Baldwin and Cradock, 1817), 45–67;
Jones, William. On the Grammar of the Sanskrit Language(London: Royal Asiatic Society, 1786),12–18
Lane-Poole, Stanley,The Mohammedan Dynasties,(London: Elibron Classics, 1993), 102–125.

کرتے ہوئے سنسکرت اور عربی متون کے تراجم کرنے کے ساتھ ساتھ برصغیر کی تاریخ کو جمع کیا۔اس ضمن میں جونز کی کتاب "Asiatic Researches"[9]

اور کولبروک کی کتاب "Eassays on the Religion and Philosophy of the Hindus" بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔[10] ان دونوں استشراقی مصادر میں پہلی بار مغرب میں ہندوستانی تاریخ، ثقافت، سماج اور مذاہب کو متعارف کرایا گیا۔ان مصادر میں استشراقی فکر کی ناقدانہ نظر کے غلبے کے ساتھ مشرق شناسی کا احساس بھی پایا جاتا ہے۔مستشرقین کے رجحانات اور سیاسی پس منظر کو سمجھنے کے لیے مذکورہ بالا مؤرخین کی علمی خدمات، تنقیدی جائزے اور تاریخی اثرات کے حوالے سے درج ذیل سطور میں تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

i. سر ولیم جونز(1746ء-1794ء)

سر ولیم جونز 1783ء میں کلکتہ ہائی کورٹ کے جج تعینات ہوئے۔انہوں نے 1784ء کو "ایشیاٹک سوسائٹی بنگال" کی بنیاد رکھی۔یہ ادارہ مشرقی علوم کے مطالعے کے لیے ایک اہم ادارہ ثابت ہوا۔جونز خود ایک بہترین ماہر لسانیات تھے جنہوں نے سنسکرت، فارسی اور عربی پر عبور حاصل کیا۔انہوں نے ہی پہلی بار سنسکرت اور یورپی زبانوں کے درمیان روابط کا مشاہدہ کرتے ہوئے "Indo-European" زبانوں کے خاندان کا نظریہ پیش کیا۔[11] ان کے کام نے ہندوستانی تاریخ اور قوانین "Manusmriti" کو سمجھنا آسان کر دیا۔

ii. ہربرت ہوپ(1851ء-1911ء)

ہربرت ماہر بشریات اور انڈین سول سروس میں تعینات تھے۔یہ کتاب "The People of India" ابتدائی دور کی ایک جامع کوشش ہے۔[12]

اس میں غزنوی دور سے لے کر مغلیہ سلطنت کے زوال کا احاطہ کیا گیا ہے،اس میں سیاسی تاریخ پر زیادہ لکھا گیا ہے، مستشرقین کے عام رجحان کے مطابق مسلم حکمرانوں کو ظالم فاتح اور مقامی آبادی کو مظلوم قرار دیا۔براہ راست مسلم دور حکومت کی تاریخ نہیں بتائی گئی بلکہ برصغیر کے معاشرتی تاریخ اور تہذیبی تناظر کو سمجھنے کے لیے اہم معلومات درج کی گئی ہیں۔دراصل یہ مصدر ان مطالعات کا حصہ ہے جن کے ذریعے برطانوی استعماری دور میں ہندوستانی معاشرے کی تشریح کی گئی۔

---

9. Asiatic Researches (London:1799),1:1-514.
10. Colebrook, Essays on the Religion and Philosophy of the Hindus(California: University of California Libraries,1858),:1-338.
11. Jones,William,The Works of sir William Jones (London:G.G and J Robinson,1799).
12. Risley, Herbert Hope,The People of India(London: W. Thacker & Co، 1915).

iii. سر ہنری ایلیٹ(1853ء-1808ء)اور سر جان ڈاؤسن(1881ء-1820ء)

سر ہنری ایلیٹ اور سر جان ڈاؤسن کی مشترکہ کتاب "The History of India,s as Told by its own Historians" نے سینکڑوں نایاب فارسی مخطوطات کو دریافت کیا،ان کا ترجمہ کیا اور انہیں محفوظ کرکے زیور طباعت سے بھی آراستہ کیا۔اس کتاب کے حوالے سے ایڈورڈ سعید جیسے کئی دیگر مؤرخین نے ناقدانہ جائزہ لیا۔ایلیٹ نے اس کتاب کے دیباچہ میں واضح طور پر اظہار کیا کہ مسلم حکمران کتنے ظالم اور متعصب تھے اور ہندوؤں پر مظالم ڈھاتے تھے۔ہنری ایلیٹ اور جان ڈاؤسن نے یہاں تک لکھا ہے کہ ہندوستانی مسلم تاریخ دانوں کے اپنے الفاظ ہی ان کے ظلم کو بیان کرتے ہیں۔[13] یہاں ترجمے میں ایک واضح تعصب اور استعماری فکر نظر آتی ہے۔مصادر کے اقتباسات کو ان کے سیاق وسباق سے کاٹ کر پیش کیا گیا تاکہ ایک مخصوص بیانیہ قائم کیا جاسکے اور یہی استشراقی اذہان کی عکاسی ہے۔

4. عہد سلاطین دہلی سے متعلق مستشرقین کی کتب

i. پروفیسر سٹینلے لین پول(1931ء-1854ء)

اسٹینلے لین پول برطانیہ کے معروف مستشرق،مؤرخ اور سکّوں کے ماہر تھے۔انہوں نے اسلامی دنیا کی تاریخ وثقافت سے متعلق نمایاں خدمات سرانجام دیں۔انھوں نے مشرقی تاریخ،فنون اور ثقافت کے حوالے سے کئی مقالات طبع کئے۔ان کا کام اسلامی سلطنتوں کے سیاسی،اقتصادی اور ثقافتی حالات کو سمجھنے میں اہمیت کا حامل ہے۔تاریخ بر صغیر سے متعلق انہوں نے دو کتب لکھیں۔پہلی کتاب "Medieval India Under Mohammedan Rule"ہے۔یہ غزنویوں سے شروع ہوکر اورنگزیب عالمگیر کے عہد تک لکھی گئی ہے۔[14] یہ کتاب استشراقی فکر کے مقاصد واہداف کی مکمل عکاسی کرتی ہے۔[15] دوسری کتاب "The Mohammedan Dynasties"ہے۔یہ استشراقی فکر کا بہترین مصدر ہے۔[16] اس میں ایلیٹ کی طرح متشددانہ اسلوب نگارش کو اپنایا نہیں گیا۔[17] اس میں تمام مسلم شاہی خاندانوں کے شجرۂ انساب،حکمرانی کے سال اور مختصر تاریخی خلاصے درج کیے گئے ہیں۔یہ کتاب آج بھی مفکرین، محققین اور مؤرخین کے ہاں مصدر کا درجہ رکھتی ہے۔

---

13. H.M,Elliot, & Dowson,John (1867-1877),The History of India:As Told by its Own Historians.The Muhammadan Period, Vol.8 (London:Trubner & Co).

14. Stanley Lane -Poole,Medieval India under Mohammedan Rule(New York:G.P .Putnam's and Sons,1903).

15. https://archive.org/details/dli.pahar.1622

16. https://dn790003.ca.archive.org/0/items/mohammedandynast00lane/mohammed_and ynast00lane.pdf.

17. Stanley Lane -Poole,The Mohammedan Dynasties:Chronological and Genealogical Tabels with Historical Introduction (Westminster: Archibald Constable and Company,1894).

.ii ہیگ(1938ء-1865ء)

ہیگ نے "Cambridge History of India ,Vol:3:Turks and Afghans" لکھی۔ یہ کتاب سلاطین دہلی سے متعلق بہترین معلومات کا مجموعہ ہے۔ یاد رہے کہ برطانوی مستشرقین نے تاریخ کو دوبارہ قلم بند کرنے کے لیے ایک منصوبہ شروع کیا تھا جسے کیمبرج ہسٹری سیریز کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب اسی منصوبہ کے تحت لکھی گئی تھی۔ اس میں نظم حکومت، معیشت اور سماجی تاریخ کو مجموعی طور پر کم ذکر کیا گیا۔ اس میں جانب دارانہ رویے کو اپناتے ہوئے یہ الفاظ درج کیے گیے ہیں کہ ترک اور افغان مقامی نہیں تھے جنہوں نے ہندوستان پر ظالمانہ وغاصبانہ حکومت قائم کی۔[18]

5. مغلیہ سلطنت سے متعلق مستشرقین کی کتب

مغلیہ دور حکومت کو برصغیر کی تاریخ میں سب سے منظم، متنوع اور ہمہ جہت دور سمجھا جاتا ہے استشراقی علماء نے اسے سیاسی، عسکری، تہذیبی، فنی، ادبی اور معاشی محاسن کو موضوع بنایا۔ مغل حکمرانوں کی عظمت، دربار کی شان و شوکت، فن تعمیر کے نادر نمونے، مصوری کے فن پارے، خطاطی کے شاہکار، عدالتی طریقہ کار اور انتظامی نظام نے مؤرخین کے لیے مغل عہد کو ایک پرکشش میدانِ تحقیق بنادیا۔ اس عہد کے دور کے مصادر وافر تعداد میں موجود ہیں۔ ان میں حکومتی دستاویزات، درباری تالیفات، سفرنامے اور مقامی و بین الاقوامی لوگوں کے مشاہدات شامل ہیں۔ مستشرقین اور ہندوستانی مؤرخین نے مغلیہ دور کو اپنا ہدف تحقیق بنایا اور اس پر کئی کتب تصانیف کیں جو بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ کتب کا جائزہ پیش ہے۔

.i سرجادوناتھ(1958ء-1870ء)

سرجادوناتھ کا تنقیدی نظریہ اور تجزیاتی و تحقیقی طریقہ کار استشراقی اسلوب نگارش کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ انہوں نے مغلیہ تاریخ پر اہم ترین کتب تحریر کیں۔ ان میں "History of Aurangzeb" اورنگزیب عالمگیر کی شخصیت اور دور حکومت پر اب تک کی سب سے مفصل کتاب اور مستند کتاب ہے۔ ان کا نقطۂ نظر اورنگزیب کے خلاف سخت ہے، وہ اورنگزیب کو متعصب اور مذہبی جنون رکھنے والا شخص کہتے ہیں، جس کی پالیسیوں نے سلطنت کو تباہی کی طرف دھکیل دیا اور دوسری طرف وہ اکبر رواداد شخصیت کے طور پر جانتے ہیں۔[19]

---

18. Haig Wolseley (Ed) ,The Cambrige History of India-Turks and Afghans(Cambridge :University Press,1928),Vol:3.

19. Sarkar,Jadunath,History of Aurangzeb:Based on Original Source(Calcutta:M.C,Sarkar And Sons),V:5.

سر جادوناتھ کی دوسری کتاب "Fall of the Mughal Empire" ہے۔اس میں مغلیہ دور کے انحطاط کی دردناک داستان بیان کرنے کے ساتھ مرہٹوں، سکھوں،جاٹوں کے عروج اور مرکزی حکومت کی کمزوریوں کوواضح کیا گیا۔[20]

.ii ڈاکٹر ولیم اروِن(1911ء–1840ء)

اروِن ایک سکاٹش مؤرخ تھے۔ان کی کتاب "Later Mughals" اس دور کے فارسی مصادر کو استعمال کرتے ہوئے لکھی گئی۔اسلوب نگارش بڑادلچسپ اور بیانیہ ہے۔جس میں درباری سازشوں، عیش وعشرت اور عسکری مہمات کی رنگین داستانیں بیان کرتے ہیں۔[21]

.iii ہنری بیریوری(1929ء–1837ء)اور مسٹر ایچ بیوک مین

عہد مغلیہ کے دو عمدہ اور اہم حیثیت کے مصادرابوالفضل کی "آئین اکبری" اور "اکبر نامہ "کا انگریزی ترجمہ ہنری بیریوری اور مسٹر ایچ بیوک مین نے کیا ۔یہ دونوں میاں بیوی تھے،یہ ترجمہ تین ضخیم جلدوں میں 1939ء–1907ء کے دوران شائع ہوا، یہ بہترین حواشی، تشریحات اور تاریخی تبصرے پر ایک دائرۃ المعارف ہے۔[22]

.iv مونسٹوارٹ ایلف نسٹون(1859ء–1779ء)

ایلفنس ٹون ایسٹ انڈیا کمپنی کا عہدار اور بعد میں بمبئی کو گورنر رہا۔اس نے "History of India" کتاب تصنیف کی ۔اس کا نقطۂ نظر کا اسلوب نگارش معتدل اور منصفانہ ہے، اس کتاب میں مغل حکمرانوں کی انتظامی صلاحیتوں کو بھی داد و تحسین دینے کے ساتھ ساتھ مذہب تعصب پر نقد بھی کیا گیا ہے اور اس کتاب کو تاریخ ہندوستان کے حوالے سے ایک معیاری مصدر سمجھا جاتا ہے۔[23]

.v پروفیسر بنی پرساد

پروفیسر بنی پرساد کی کتاب "History of Jahangir" جہانگیر کے دور پر ایک مستند کام ہے اس میں فارسی مصادر کے علاوہ سیاحوں اور مستشرقین (سر تھامس اور ولیم ہاکنز) کے سفر ناموں سے استفادہ کیا گیا ہے ۔اس نے جہانگیر کی

20. Sarkar ,Jadunath,Fall of the Mughal Empire,(Calcutta:M.C.Sarkar and Sons,1932-1950).

21. Irvine,William , Later Mughal,Edited by Jadunath Sarkar(Calcutta:M.C,Sarkar and Sons,1922).

22. Abu il -Fazl ibn -e Mubarak ,The Akbar Nama ,Translated By , H.Beveridge(Calcutta:Asiatic Society),Vol:3.

23. Elphinstone,Mountstuart, History of India(London:John Murray,1841)

شخصیت کا نفسیاتی جائزہ لیا ہے اور اسے ایک ایسے شہنشاہ کے طور پر پیش کیا جو فنون کا دلدادہ تھا جو نشے میں مبتلا بھی رہتا تھا۔[24]

6. ثقافت، معیشت اور انتظامیہ سے متعلق مستشرقین کی نگارشات

برصغیر کی ثقافت، معیشت اور انتظامیہ سے متعلق مستشرقین کے نگارشات انتہائی اہمیت کی حامل ہیں، انہوں نے سیاسی تاریخ، معاشرتی ڈھانچے، اقتصادی سرگرمیوں اور انتظامی نظام کو باریک بینی سے دیکھا۔ انہوں نے مغلیہ دور کی اقتصادی ترقی، زرعی پیداوار، مالیاتی پالیسیوں، تجارتی تعلقات اور نظام محصولات کو ہدف تحقیق بناتے ہوئے فنون لطیفہ، تہذیبی میلانات، تعلیمی اداروں، صوفیانہ روایات اور عوامی رسومات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اہم کتب کا جائزہ پیش ہے۔

i. ڈاکٹر ڈبلیو ایچ مور لینڈ(1937ء–1868ء)

مور لینڈ برطانوی ماہر معاشیات اور سول سروینٹ تھے انہوں نے مغلیہ دور کی معیشت پر دو انتہائی اہم کتابیں تصنیف کیں۔ انہوں نے سیاسی واقعات کے بجائے معاشی ڈھانچے، زمینی حقائق، محصولات، زرعی پیداوار اور قیمتوں کے اتار چڑھاؤ جیسے موضوعات کو ہدف تصنیف بنایا ہے ان کی کتاب "India and the Death of Akbar:An Economic Study" مغلیہ سلطنت کی معیشت کا ایک جامع تجزیہ ہے۔ انہوں نے اکبر کے دور میں رائج زمینی محاصل کے نظام، زراعت، تجارت، صنعت و حرفت اور کرنسی کے نظام کا جائزہ پیش کیا۔ اس میں فارسی مصادر، پرتگالی اور انگریز سیاحوں کے ریکارڈز کے اعداد و شمار کو بڑے احسن طریقے سے اکٹھا کیا ہے۔ یاد رہے کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ مغلیہ سلطنت مال دار تھی، اس کی دولت کا بڑا حصہ جاگیرادوں کی تجوریوں میں جمع تھا اور دیہی آبادی محرومی کی زندگی بسر کرتی تھی جس کی وجہ سے معاشی عدم استحکام نے جنم لے لیا۔ اس کتاب میں مغلیہ معیشت کو جدید یورپی معاشی تصورات سے بھی پرکھا گیا ہے۔[25]

مور لینڈ کی دوسری کتاب "From Akbar to Aurangzeb:A Study in Indian Economic History" ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اورنگزیب کے دور میں معاشی حالت بتدریج بگڑتی گئی۔ اورنگزیب کی جنگی مہمات، دکن میں خزانے کو خالی کر کے محصولات میں اضافہ کرنا شامل ہیں۔ اس کی وجہ سے ہی کسانوں پر بوجھ ڈالا گیا ۔یہی نظریہ جادوناتھ سرکار کے سیاسی بیانیہ سے ہم آہنگ ہے۔ جدید مؤرخین نے مور لینڈ کے نتائج سے اختلاف کیا

---

24. Beni Parsad,History of Jahangir (London : Oxford University Press,1922).
25. Moreland, W.H.India at the Death of Akbar:An Economic Study(London:Macmillan and Co,1920).

ہے۔ سترہویں صدی میں بھی ہندوستانی معیشت ترقی کر رہی تھی اور اورنگزیب کے دور میں محصولات کی شرح میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا گیا تھا۔[26]

ii. سر جارج ڈنبار(1934ء–1862ء)

ڈنبار ایک برطانوی سول سرونٹ اور بہترین مؤرخ تھے۔ ان کی کتاب "India and the Passing of Empire" ہے۔ اس میں اس نے مغلوں کے انتظامی ڈھانچے اور برطانوی راج پر اثرات کا تجزیہ کیا ہے۔ یہ مصنف استعماری فکر کا مالک تھا اور وہ برطانوی انتظامیہ کو مغلیہ حکومت سے بہتر لکھتا ہے۔[27]

iii. اپہم پوپ(1969ء–1881ء)

آرتھر ماہر فنون، Art Historian اور امریکہ کے رہنے والے تھے۔ ایرانی فنون اور برصغیر کے اسلامی فن تعمیر پر دسترس رکھتے تھے۔ ان کی کتاب "A Survey of Persian Art(1938-1939)" 6 مجلدات پر مشتمل ہے۔ برصغیر کی مسلم دور کی عمارتوں (تاج محل، بدایونی مسجد اور لاہور قلعہ) پر تفصیلی تحقیقی مضامین شامل ہیں۔ پوپ کا کام فن تعمیر کے محرکات، اسلوب اور تکنیک کو سمجھنے میں مددگار ہے۔ ان کا نظریہ ثقافتی اور فن کارانہ ہے۔ اس کی اس تحریر میں سیاسی تعصب بہت ہی کم پایا گیا ہے۔[28]

7. مذہبی اور سماجی تاریخ سے متعلق استشراقی نگارشات

معیشت، ثقافت اور انتظامیہ سے متعلق استشراقی نگارشات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیقی دائرہ کار سیاسی تاریخ تک محدود نہیں رہا، برصغیر کے معاشرتی ڈھانچے، اقتصادی سرگرمیوں اور حکومتی نظام پر بھی از حد توجہ دی گئی ہے۔ انہی پہلوؤں کو سلطنت کی پائیداری اور عوامی زندگی کے معیار کو پرکھنے کے بنیادی عوامل سمجھا جاتا ہے۔ مغلیہ دور کے اسی تناظر کو زرعی پیداوار، محصولات کے طریقہ کار، مالیات، انتظامی پالیسوں اور بیرونی دنیا سے تجارتی تعلقات پر مفصل بحث کرنے کے ساتھ فنون لطیفہ، علمی وادبی سرگرمیوں، صوفیانہ روایات، تعلیم اداروں اور عوامی رسوم رواج کو بھی تحقیقی مباحث شامل کیا گیا۔ مستشرقین نے مذہبی تاریخ کو سیاسی پس منظر سے جوڑ کر اسلامی اثرات کو انتظامی اور حکومتی نظام کے تناظر میں پرکھنے کی کوشش کی، بعض نے براہ راست اسلام کے پھیلاؤ، عوامی سطح پر اس کی قبولیت اور ہندوستانی سماج پر اس کے فکری و تہذیبی اثرات پر مستقل تحقیق کی۔ اس ضمن میں لکھی جانے والی کتب

26. Moreland,W.H,From Akbar to Aurangzeb:A Study in Indian Economic History (London:Macmillan and Co,1923).

27. Durbar George,India and the Passing of Empire(London:Nicolson & Watson,1923).

28. Pope ,Upham ,A Survey of Perian Art from Prehistoric Times to Present(London :Oxford University Press,1938-1939),V:6.

صرف سیاسی تاریخ کی عکاسی نہیں کرتیں یہ برصغیر کی تہذیبی، سماجی اور مذہبی جہات کو پیش کرتی ہیں۔ ذیل میں اسی نوعیت کی کتب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

i. سر تھامس آرنلڈ(1930ء–1864ء)

آرنلڈ مایہ ناز برطانوی مستشرق اور ماہر تعلیم تھے۔ ان کی کتاب "The Preaching of Islam :A History of the Propagation of the Muslim Faith" اسلام کی تبلیغ،اس کے پھیلاؤ پر کلاسیکل تحقیق ہے۔ اس میں ہندوستانی سماج کو اہمیت دی گئی ہے۔ آرنلڈ کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ تلوار کا نتیجہ نہیں ہے۔ یہ تاجروں اور مبلغین کی پر امن تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ کتاب اس مغربی بیانیہ کے برعکس ہے کہ اسلام صرف جنگ و جدل کے ذریعے پھیلا۔ وہ کہتا ہے کہ مسلمان حکمرانوں نے جبری تبدیلی مذہب کی پالیسی کو نہیں اپنایا۔ بعض نقادوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے مسلم حکمرانوں کے زیر سایہ غیر مسلموں کی ذمی حیثیت اور ان پر عائد ہونے والے جزیہ جیسے محصولات کے منفی پہلوؤں کو کم تر کر کے پیش کیا ہے۔[29] بنیادی طور پر آرنلڈ روادار تھے ان کی تحریر میں بھی متعصب رویہ نہیں پایا جاتا۔

مستشرقین نے اکثر اپنی تحقیقات کا ہدف مذہبی موضوعات کو بنائے رکھا۔ ان کی ایک بڑی تعداد نے قرآن مجید واحادیث مبارکہ اور سیرت طیبہ جیسے بنیادی متون پر مقالات اور کتب تحریر کی ہیں۔ ان کا اہم کام مذہبی متون کے تراجم ہیں۔ قرآن مجید کے متعدد انگریزی تراجم کئے گئے جنہیں بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی۔ ان پر تعصب اور جانب داری کے الزامات بھی لگائے گئے کیونکہ ترجمہ کرتے وقت مذہبی پس منظر اور نظریاتی جھکاؤ کے مفہوم کو محدود یا مسخ کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں سماجی تاریخ پر مستشرقین کی توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ برصغیر کے سماج،خواتین اور عوام الناس ایسے موضوعات کو مستشرقین نے ثانوی حیثیت دی۔ استشراقی مطالعات کا مرکز حکمران طبقہ، دربار اور اشرافیہ تھے۔

8. مستشرقین کے کام کا تنقیدی جائزہ

مستشرقین نے کئی دہائیوں تک مشرقی دنیا خصوصاً علوم اسلامیہ کو اپنا ہدف تحقیق بنائے رکھا۔ ان کا مقصد صرف مشرقی معاشروں کو سمجھنا نہ تھا بلکہ مغربی دنیا سے ان علوم اور تہذیب کو متعارف کروانا بھی تھا۔ اس علم کی بدولت مغرب میں مشرقی دنیا کی تاریخ، ثقافت اور مذہب کے حوالے سے معلومات میں اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس ان کی کاوشیں ہمیشہ خالص علمی جذبات سے مبرا نہیں رہیں۔ مستشرقین کی سب سے بڑی علمی خدمت قدیم عربی، فارسی اور ترکی مصادر کو محفوظ کرنا ہے۔ کئی مخطوطات، کتب اور تاریخی مواد مستشرقین کی بدولت ہی دستیاب ہوا۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی ابتدائی تحقیق مغرب کے علمی تجسس اور استعماری مفادات سے متاثر بھی تھی۔ اس

29. Thomas Arnold, The Preaching of Islam(Princeton University,1913),1-467.

کے باوجود انہوں نے کئی نادرالوجود، کم یاب اور قیمتی متون کو ترجمہ کے ساتھ طبع کیا۔ قرآن مجید، احادیث مبارکہ، سیرت طیبہ، فقہ، شریعہ، تصوف اور تاریخ کے مصادر کی جانچ، نئے نسخہ جات کی تیاری اور اشاریہ جات کو تحقیقی انداز میں تیار کر کے محفوظ کیا۔ اس سبب جدید محققین کے لیے مواد حاصل کرنا انتہائی آسان ہوا۔ ترجمے اور تدوین کے اس عمل نے مشرقی ثقافت وسماج کو بین الاقوامی شہرت اور مغربی تعلیمی اداروں میں اسلامی علوم وفنون کے مطالعے کے لیے بنیادیں مہیا کیں۔

استشراقی تحقیق میں چند علمی نقائص اور تنقیدی پہلو بھی نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ ان کا تعلق اساسی طور پر نظریاتی اور ثقافتی پس منظر سے جڑا ہوا ہے، جس نے اکثر اوقات تحقیق کو محدود کر دیا۔ یہ تحقیق مغربی استعماری مفادات کے پس منظر میں کئی گئی۔ مشرقی معاشروں کی تاریخی ترقی، معاشرتی نظام اور حکومتی کارکردگی کو مغربی معیار کے مطابق پرکھا گیا۔ نتیجتاً مشرقی سماج کی علمی اور تہذیبی کامیابیوں کو اکثر نظر انداز کر دیا گیا۔ یہ وہ حقیقت ہے جو جزوی اور تعصبی انداز میں نتائج میں غیر متوازن پہلو پیدا کرتی ہے۔ مستشرقین کے ہاں مذہبی تعصب بھی نمایاں طور پر عیاں ہے۔ خصوصی طور پر عیسائیت کو غالب اور اسلام یا دیگر مذاہب کو کم تر دکھانے کی کوشش کی گئی۔

مستشرقین نے مشرق کی روایات، سماج اور ثقافت کو مغربی فہم کے مطابق بیان کیا۔ اس وجہ سے اکثر اوقات معاشرتی پیچیدگی، تہذیبی اصول اور مذہبی مفاہیم کی گہرائی کو کم یا غلط انداز میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے معاشرتی، اقتصادی، ثقافتی اور عام انسانوں کی زندگی کو کم ترجیح دی ہے۔ اس جانب دارانہ رویے کی وجہ سے تاریخ کی مجموعی تفہیم میں عدم توازن پیدا ہوا اور تحقیق حکومتی اور سیاسی ڈھانچوں تک محدود ہو گئی۔ ان کے کام میں عوامی زندگی، معیشت، سماجی ڈھانچے اور عام شہریوں کے مسائل کو بہت کم دکھایا گیا۔ ان کی طرف سے کئی گئی تاریخ نویسی میں عوام کی روزمرہ کی زندگی، تجارت، زراعت اور سماجی رویوں کی مکمل تصویر موجود نہیں۔ اس کمی کے سبب تاریخی تحقیق کی جامعیت متاثر ہوئی اور تاریخ فہمی کا عمل محدود ہو گیا۔

مستشرقین نے مشرقی تاریخ اور علوم وفنون پر تحقیق میں نمایاں خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔ ان کی بدولت اسلامی تاریخ وثقافت، مصادر، نصوص کے متون اور تراجم کو مغربی دنیا میں رسائی حاصل ہوئی، ایسی کتب منصۂ شہود پر آئیں جو صدیوں سے بند الماریوں میں حشرات الارض کے طعام کا سبب بنی ہوئیں تھیں اور یہی مستشرقین کے کارناموں میں نمایاں ہے جو انہوں نے سرانجام دیئے۔ ان کی تحقیقات میں تعصبات، استعماری سوچ، مذہبی ترجیحات اور مصادر کے انتخاب میں جانب دارانہ اسلوب جیسے نقصانات بھی موجود ہیں۔ استشراقی نگارشات کو تنقیدی تحقیقات کے ضمن میں دیکھنا بہت ضروری ہے۔ اسی تحقیقی روش کے نتیجے میں علمی مواد کی حقیقت اور مغربی تجزیہ کاروں کے زاویۂ نظر کا ادراک ممکن ہو سکتا ہے۔

9. مستشرقین کی میراث اور جدید ہندوستانی تاریخ نویسی پر اس کے اثرات

1947ء کے بعد مقامی مؤرخین نے استشراقی اسالیب کے قائم کردہ بیانیے کو تنقیدی نگاہ سے دیکھا، اس میں موجود تعصبات کو بے نقاب کیا، قوم پرست مؤرخین ہندوستان میں پروفیسر رمیش چندر، کے کے عزیز اور پاکستان میں پرفیسر اشتیاق حسین قریشی نے اپنی تحریروں میں زیادہ متوازن نقطۂ نظر اپنانے کی سعی کی۔ قریشی نے خاص طور پر اورنگزیب کے دور حکومت کو جدید پس منظر میں پیش کرتے ہوئے ان پر لگے گئی الزامات کی تردید کی۔ اس کے برعکس مارکسی مؤرخین پروفیسر عرفان حبیب نے تاریخ کو معاشی عوامل کے تحت دیکھنے پر زور دیا، مستشرقین کے اس خیال کو رد کیا کہ سلطنت کے زوال کی وجہ محض مذہبی پالیسیاں تھیں اور اس کے بجائے جاگیردارانہ نظام کی کمزوریاں، اندرونی تعصب اور مرکزیت کے خاتمے کو زوال کے اصل اسباب قرار دیا۔

1980ء میں رانا جیت گہانے سب آلٹرن اسٹڈیز کے نام سے ایک تحریک کا آغاز کیا۔ اس تحریک نے تاریخ از سر نو لکھنے اور جانچنے کا اہتمام کیا۔[30] اس تحریک نے عوام الناس، کسانوں، قبائلیوں اور خواتین کی تاریخ کو موضوع بنایا جو مستشرقین اور قوم پرست مؤرخین کے بیانے میں نظر انداز ہوتے رہے ہیں۔ اس ضمن میں آلٹرن مؤرخین نے تاریخ نویسی کا ایک نیازاویہ فراہم کیا اور استعماری و قوم پرستانہ تاریخ نگاری دونوں کو چیلنج کرتے ہوئے عوامی سطح کی تاریخ کو علمی دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کی۔ انہوں نے اسلامی تاریخ، مذہبی متون اور سلطنتوں کے سیاسی وانتظامی ڈھانچوں پر وسیع مواد جمع کیا، تراجم کیے اور ماخذات تاریخ کو دوبارہ محفوظ کیا۔[31]

معلوم ہوا 1947ء کے بعد جنوبی ایشیائی تاریخ نویسی میں استشراقی، قوم پرستانہ اور مارکسی زاویوں کی تبدیلی، تنقید اور عوامی تاریخ کی بحالی کو مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

10. خلاصہ بحث

مستشرقین کے اسلوب نگارش کو سمجھنا انتہائی محنت طلب کام ہے۔ یہ محققین کا طبقہ علوم وفنون کی جانچ کے ساتھ ساتھ اپنے زمانے کے سیاسی و ثقافتی عوامل پر دسترس رکھتا تھا۔ ان کی تحریروں میں استعماری رجحانات، مذہبی تصورات اور تہذیبی تفاخرات بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کا کام تعصب زدہ تو تھا ہی، لیکن اس کے مثبت پہلو بھی ہیں۔ انھوں نے مسلم فلسفیوں کا تعارف کرایا، مسلم ادیبوں کے کام کو سراہا اور مسلم سائنس دانوں کی خدمات کو ذکر کیا۔ ان کی تحقیق اسلام کی روحانی گہرائی، مشرقی معاشروں کی پیچیدہ بافت اور عوامی زندگی کی رنگارنگی سے مفقود نظر

30. Guha, Ranajit, ed,Subaltern Studies: Writings on South Asian (History and Society,1982), 14.

31. For Detail: Majumdar, R.C., H.C. Raychaudhuri, and Kalikinkar Datta,An Advanced History of India,1946), 1149
Habib, Irfan,The Agrarian System of Mughal India, 1556–1707. 1963), 3.

آتی ہے۔ عصر حاضر میں ان کے کام کا مطالعہ انتہائی پیچیدگیاں پیدا کرتا ہے۔ ان مستشرقین کا ہی اثر ہے کہ کئی اسلامی مفکرین بھی اسلامی فکر کو سمجھنے میں کئی دفعہ بعض حقائق کا انحراف کرتے ہیں۔ استشراقی اسلوب کو سمجھنا محض ورق گردانی کا نام نہیں ہے، یہ وہ ذمہ داری ہے جس کے تحت اسلامی متون، فقہ، شریعہ، اسلامی تاریخ، تصوف، فکر و فلسفہ خصوصاً برصغیر کی اسلامی تاریخ سے متعلق بیان ہوئے غلط نظریات کو دور کیا جاسکتا ہے۔

Bibliography

Abu al-Fazl ibn Mubarak. *The Akbar Nama*. Translated by H. Beveridge. Calcutta: Asiatic Society, n.d.

Arnold, Thomas W. *The Preaching of Islam*. London: Constable & Company Ltd., 1913.

———. *The Preaching of Islam*. Princeton: Princeton University, 1913.

Asiatic Researches. London: n.p., 1799.

Beni Prasad. *History of Jahangir*. London: Oxford University Press, 1922.

Colebrooke, H. T. *Essays on the Religion and Philosophy of the Hindus*. California: University of California Libraries, 1858.

Durbar, George. *India and the Passing of Empire*. London: Nicolson & Watson, 1923.

Elliot, H. M., and John Dowson. *The History of India as Told by Its Own Historians: The Muhammadan Period*. Vol. 8. London: Trübner & Co., 1867–1877.

———. *The History of India as Told by Its Own Historians*. New Delhi: Kitab Gar, 1867.

Elphinstone, Mountstuart. *History of India*. London: John Murray, 1841.

Guha, Ranajit, ed. *Subaltern Studies: Writings on South Asian History and Society*. New Delhi: Oxford University Press, 1982.

Haig, Wolseley, ed. *The Cambridge History of India: Turks and Afghans*. Vol. 3. Cambridge: Cambridge University Press, 1928.

Habib, Irfan. *The Agrarian System of Mughal India, 1556–1707*. Bombay: Asia Publishing House, 1963.

Irvine, William. *Later Mughals*. Edited by Jadunath Sarkar. Calcutta: M. C. Sarkar and Sons, 1922.

Jones, William. *On the Grammar of the Sanskrit Language*. London: Royal Asiatic Society, 1786.

———. *The Works of Sir William Jones*. London: G. G. and J. Robinson, 1799.

Lane-Poole, Stanley. *Medieval India under Mohammedan Rule*. New York: G. P. Putnam's Sons, 1903.

———. *The Mohammedan Dynasties: Chronological and Genealogical Tables with Historical Introduction*. Westminster: Archibald Constable and Company, 1894.

———. *The Mohammedan Dynasties*. London: Elibron Classics, 1993.

Majumdar, R. C., H. C. Raychaudhuri, and Kalikinkar Datta. *An Advanced History of India*. London: Macmillan, 1946.

Mill, James. *The History of British India*. Vols. 1–3. London: Baldwin, Cradock, and Joy, 1817.

Moreland, W. H. *From Akbar to Aurangzeb: A Study in Indian Economic History*. London: Macmillan and Co., 1923.

———. *India at the Death of Akbar: An Economic Study*. London: Macmillan and Co., 1920.

Pope, Arthur Upham. *A Survey of Persian Art from Prehistoric Times to the Present*. Vol. 6. London: Oxford University Press, 1938–1939.

Risley, Herbert Hope. *The People of India*. London: W. Thacker & Co., 1915.

Said, Edward W. *Orientalism*. New York: Pantheon Books, 1978.

Sarkar, Jadunath. *Fall of the Mughal Empire*. 4 vols. Calcutta: M. C. Sarkar and Sons, 1932–1950.

———. *History of Aurangzeb: Based on Original Sources*. Vol. 5. Calcutta: M. C. Sarkar and Sons, n.d.

Tandfonline. "Article on Orientalism." Accessed September 10, 2025. https://www.tandfonline.com/doi/full/10.1080/03057925.2018.1559038.

ScienceDirect. "Orientalism." Accessed September 10, 2025. https://www.sciencedirect.com/topics/social-sciences/orientalism.

Archive.org. *The Mohammedan Dynasties* by Stanley Lane-Poole. Accessed September 10, 2025. https://archive.org/details/dli.pahar.1622.

———. *Mohammedan Dynasties (PDF)*. Accessed September 10, 2025. https://dn790003.ca.archive.org/0/items/mohammedandynast00lane/mohammedandynast00lane.pdf.